آنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۶ اگست ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۸۶

جمعہ کی تعطیل اور غیر مبایعین

غیر مبایعین جب تک قادیان میں تھے جمعہ کی تعطیل مناتے تھے۔ جب لاہور گئے۔ تو جمعہ کی بجائے اتوار تبدیل کر لیا میں جب گزشتہ دنوں لاہور گیا۔ تو اس سلسلہ میں میں نے ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" سے تذکرہ کیا۔ اور اس گفتگو کا ملخص "الفضل" (۲۱۔ جولائی) میں شائع ہوا میں نے لکھا تھا۔

"آپ لوگ اتوار کو کیوں رخصت مناتے ہیں۔ جمعہ کو کیوں چھٹی نہیں کرتے کہنے لگے۔ جمعہ کے لئے بھی کارکنوں کو آنا ہی پڑتا ہے۔ گویا جمعہ کے لئے آنے کی زحمت سے بچنے کے لئے اتوار کو پورا آرام کرنے کے لئے غیر مبایعین کارکنوں نے جمعہ کی بجائے اتوار کو یوم تعطیل قرار دے رکھا ہے"۔

اس بیان پر برافروختہ ہو کر "پیغام" نے لکھا ہے:۔

"بے شک ہمارے دفاتر میں اتوار کو تعطیل ہوتی ہے۔ لیکن مولوی صاحب مذکور بھول گئے۔ کہ محمودی خلافت کا سرکاری آرگن "الفضل" بھی اتوار کی تعطیل کرتا ہے۔ اگر اتوار کی تعطیل جرم ہے۔ تو اس کا مجرم محمودی خلافت کا نقارہ بھی ہے"

(پیغام صلح ۲۶۔ جولائی ۱۹۳۹ء)

جہاں تک اصول کا سوال ہے۔ یہ طے شدہ حقیقت ہے۔ کہ مسلمانوں کو جمعہ کی تعطیل کرنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"جمعہ کی تعطیل ہم مسلمانوں کے لئے نہایت ضروری ہے"

(اشتہار یکم جنوری ۱۸۹۶ء)

بلکہ جمعہ کی تعطیل تمام ملک میں کرانا حضور علیہ السلام نے اپنا ایک مقصد قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"(تعطیل جمعہ) ہمارا مقصد ہے جس کے حصول سے پنجاب اور ہندوستان کے مسلمانوں کو گورنمنٹ کی عنایات سے وہ عزت ملے گی جس کو وہ مدت دراز سے کھو چکے ہیں" (حوالہ مذکور)

ظاہر ہے۔ کہ اندریں حالات غیر مبایعین کا رویہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصد کے خلاف ہے۔ اور جو چیز مسلمانوں کے لئے نہایت ضروری ہے وہ اسے عمداً پس پشت ڈال رہے ہیں۔ حیرت ہے۔ کہ اس قدر متضاد روش کے باوجود غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامل اطاعت کا دم بھرتے ہیں:۔

"پیغام صلح" کو تسلیم ہے۔ کہ ان کے ہاں اتوار کو تعطیل ہوتی ہے۔ اور جمعہ کو نہیں۔ یہ ایک بڑا نقص ہے۔ افسوس کہ غیر مبایعین توجہ دلائے جانے کے باوجود اس کے ازالہ کے لئے تیار نہیں؟ ہاں "پیغام صلح" کو یہ جواب سوجھا ہے۔ کہ "الفضل" بھی اتوار کو تعطیل کرتا ہے:۔

"پیغام صلح" کو خوب معلوم ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے تمام اداروں میں جمعہ کو تعطیل ہوتی ہے۔ اس لئے اس نے اس کو چھوڑ کر روزنامہ الفضل کی تعطیل کا اعتراض کیا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ "الفضل" جب سے روزانہ ہوا ہے ڈاک خانہ والوں کی وجہ سے مجبور ہے۔ کہ اتوار کو نہیں۔ بلکہ ہفتہ کو تعطیل کرے۔ تاکہ اتوار کو کوئی پرچہ ڈاک میں نہ ڈالا جائے اس طرح اخبار کے کارکن باوجود خواہش کے مجبور ہیں۔ یہ بات جو محض سرکاری نظام کی مجبوری اور اخبار کے روزنامہ ہونے کے باعث اضطراراً اختیار کی گئی ہے غیر مبایعین کے لئے وجہ سند نہیں بن سکتی۔ اس لئے میرا اعتراض بہرحال قائم ہے۔

میں پھر ایک مرتبہ مخلصانہ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ غیر مبایعین اپنے دفاتر میں اتوار کی بجائے جمعہ کی تعطیل کریں۔ اور ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس مقصد کے پورا کرنے کے لئے حکومت پنجاب و ہند سے مسلمانوں کے لئے جمعہ کی تعطیل کا مطالبہ کر رہے ہیں اس میں ہمارے ہم نوا ہوں۔ اور اپنے عمل اور قول سے اس کی تائید کریں:۔

خاکسار:۔ ابوالعطاء جالندھری

غیر مسلم قرآن فروش کیلئے سزا

یو۔پی لیجسلیٹو اسمبلی کے حال کے اجلاس میں پیش ہونے والے غیر سرکاری کام کی فہرست سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک مسلمان ممبر قرآن شریف کی فروخت و اشاعت وغیرہ کے متعلق ایک بل پیش کرنے کی اجازت طلب کریں گے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے سوا کوئی شخص قرآن شریف کو نہ چھاپے اور نہ فروخت کرے۔ اگر کوئی ایسا کرے تو اسے ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ایک سال تک قید کی سزا ہوگی:۔

بظاہر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ کہ یو۔پی اسمبلی یہ قانون پاس نہ کرے۔ قرآن کریم مسلمانوں کی نہایت ہی مقدس آسمانی کتاب ہے جس کا وہ بے حد احترام کرتے ہیں۔ اور یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ کوئی غیر مسلم اس قدر احترام کر سکے۔ اس صورت میں یہی مناسب ہے۔ کہ غیر مسلموں کو اس کے چھاپنے اور فروخت کرنے سے روک دیا جائے۔۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ اگست - آج ۱۱ بجے منالی سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت ہیں ؛

جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال چند روز کے لئے ڈلہوزی سے تشریف لائے ہیں ؛

نظارت دعوۃ و تبلیغ اور نظارت تعلیم و تربیت کے پروگرام کے مطابق آج صبح سے مسجد اقصےٰ میں تبلیغی نوٹ لکھانا اور بعد نماز عصر قرآن مجید کا درس دینا شروع کر دیا گیا ہے ؛

۷ اگست کو مجاہدین تحریک جدید کی پارٹی جودھی سالہ کے لئے پیدل روانہ ہوئی تھی اس کے متعلق آج بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ ۱۱ اگست کو بخیریت پہونچ گئی ہے۔ گویا قریباً ایک سو میل سفر ۴ دن میں پیدل طے کیا گیا۔

آج بعد نماز عشاء مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہوار اجلاس زیر صدارت مولوی قمر الدین صاحب مسجد محلہ دار الفضل میں منعقد ہوا جس میں نائب سیکرٹری نے رپورٹ سنائی۔ اور اس کے بعد قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے باقاعدگی اور استقلال کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں صاحب صدر نے ضروری ہدایات دیں۔

ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاں ۲ اگست کو لڑکا پیدا ہوا تھا جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے رشید الدین رکھا خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

۱۴ اگست سے دفتر بجلی کا وقت ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک ہوگا۔ بلوں کی ادائگی کا وقت سوائے ہفتہ کے گیارہ بجے سے ۴½ بجے تک ہوگا۔ اور ہفتہ کو دو بجے تک؛

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی نواسی رقیہ بیگم بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے دعائے صحت کیجائے۔

چندہ لوائے احمدیت

احباب کو معلوم ہے کہ گزشتہ مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ منظور فرمایا تھا۔ کہ جلسہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر ایک احمدیہ جھنڈا بھی تیار کر کے نصب کیا جائے۔ اور اس کے متعلق حضور نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ اس جھنڈے کا کل خرچ اور کل کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور صحابیات کے سپرد ہو۔ حضور کے اس منشاء کے ماتحت فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جملہ صحابی اور صحابیات اس فنڈ میں ایک پیسہ کے حساب سے چندہ دیں۔ تاکہ ضروری سامان خرید کر جھنڈے کی تیاری کا انتظام کیا جاسکے۔ سو اس اعلان کے ذریعہ جماعت کے کارکنان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں جملہ صحابیوں اور صحابیات سے ایک پیسہ کے حساب سے چندہ جمع کر کے بہت جلد محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھجوا دیں اور رقم بھجواتے وقت یہ تصریح کر دیں کہ یہ چندہ "لوائے احمدیت" کے فنڈ کے لئے ہے ؛

خاکسار عبد الرحیم درد سیکرٹری خلافت جوبلی کمیٹی

قرآن کریم دیکر ثواب حاصل کریں

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے گزشتہ دنوں الفضل میں تحریک کی گئی تھی۔ کہ وہ اپنے نادار بھائیوں اور بہنوں کے لئے قرآن کریم دیکر ثواب حاصل کریں۔ اس پر بہت کم احباب نے توجہ فرمائی ہے مطالبہ زیادہ ہے اور قرآن کریم کم آئے ہیں۔ احباب کرام جلد توجہ فرمائیں یا تو قرآن کریم خرید کر بھجوا دیں یا ایک روپیہ فی ہدیہ ارسال فرمادیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

مومن جو بات کہتا ہے وُہ بدلتی نہیں

ماسٹر چراغ الدین صاحب روپڑ سے لکھتے ہیں:-

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ ۳۰ جون جس میں چندہ تحریک جدید ۱۵ اگست تک پورا کرنے کا ارشاد ہے۔ جن دنوں پڑھا اس دوران میں جالندھر سے روپڑ کی تبدیلی ہوگئی۔ پچھلے ماہ کی تنخواہ تو خرچ ہو چکی تھی۔ اگلے ماہ کی تنخواہ آنے کی امید نہ تھی۔ کیونکہ نئے ضلع میں حساب نہ کھلا تھا۔ ادھر دل میں خطبہ پڑھتے ہی یہ عزم بالجزم کر لیا تھا۔ کہ جس طرح بھی ہو حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ۱۵ اگست تک ضرور ادا کرنا ہے۔ آخر یہی دل میں آیا کہ کوئی زیور بطور امانت قادیان بھیجدیا جائے۔ جب تنخواہ ملے چندہ بھیجکر واپس منگوا لیا جائے۔ اور اگر مرکز کو روپیہ کی فوری ضرورت ہو تو وہ زیور فروخت کر دے۔ یہ طے کر کے میں نے اپنی بیوی سے کہا تو اس نے بخوشی جواب دیا کہ میرا زیور حاضر ہے اسے فروخت کر دیں۔ دوسرے دن قادیان زیور ارسال کرنا تھا کہ اچانک میرے افسر صاحب معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ اور وُہ ساتھ تنخواہ بھی لے آئے۔ تنخواہ کی خبر سنکر میری خوشی کی انتہاء نہ رہی۔ اللہ تعالےٰ کا بہت بہت شکر ادا کیا۔ کہ قت پر غیب سے روپیہ بھیجدیا۔

تحریک جدید کا وعدہ کرنے والا ہر دوست کوشش کرے کہ اس کا وعدہ اگست کے آخر تک سو فی صدی پورا ہو جائے۔ اور حضور کے ان کلمات طیبات کو یاد رکھے

(۱) "مومن کی نیت بہت بڑی چیز ہے۔ پس اگر تم مومن بنو تو ایک پختہ عزم اور ارادہ اپنے اندر پیدا کرو۔ پھر دیکھو گے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایسا فضل نازل ہوگا۔ کہ تمام مشکلات خود بخود دور ہو جائیں گی"

(۲) "پس اپنے اندر ایک پختہ عزم پیدا کر لو اور جھوٹے وعدوں سے بچو۔ کہ یہ یا تو روحانی بڑھاپے کی علامت یا پھر بچپن کی علامت ہوتے ہیں۔ روحانی جوانی کے وقت انسان کے اندر انکسار۔ فروتنی توکل اور معرفت پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ کبھی مونہہ سے ایسی بات نہیں نکالتا۔ جسے پورا کرنے کا اس کے دل میں عزم نہ ہو۔ اور جب وُہ بات کر دیتا ہے۔ تو ایسی پختہ کرتا ہے۔ کہ چاہے ہمالیہ پہاڑ اڑ جائے مگر اس کی بات نہیں بدلتی"

پس وہ وعدہ کرنے والے جنہوں نے ابھی توجہ نہیں کی وُہ کس بات کے خیال میں ہیں۔ سال قریب ختم کے ہے۔ وہ بیدار ہو کر اسی ماہ میں اپنے وعدے سو فی صدی پورے کریں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مہتہ عبد الخالق صاحب کی کراچی سے روانگی

کراچی ۱۴ اگست۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طرف سے حسب ذیل اطلاع بذریعہ تار موصول ہوئی ہے۔ مہتہ عبد الخالق صاحب اتوار کی صبح کو جہاز پر سوار ہو گئے احباب جماعت نے بندرگاہ پر ان کو الوداع کہی۔ ہار پہنائے اور دُعا کی ؛

بخارِ دل

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی عارفانہ نظموں کا مجموعہ دوسری دفعہ مندرجہ عنوان نام سے شائع کیا گیا ہے۔ جس میں پہلے ایڈیشن کے بعد کی نظمیں بھی شامل کر لی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں ہر نظم کے ابتداء میں کچھ تقریظی عبارت بھی لکھی گئی ہے۔ اس دفعہ الفاظ کی صحت کا انتظام بھی بہتر ہے۔ اور لکھائی چھپائی عمدہ حجم ۸۰ صفحے قیمت صرف ۶ یہ رسالہ مولوی ابو الفضل محمود صاحب قادیان سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد احمدیہ لنڈن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مارٹن کلارک کے مقدمہ میں بریّت کے متعلق جلسہ

کرنل ڈگلس اور ان کا فیصلہ جماعت احمدیہ میں ہمیشہ تذکرہ کے لائق ہے

اخبار الفضل میں جناب ناظر دعوۃ وتبلیغ کا یہ اعلان پڑھ کر کہ "امسال یوم التبلیغ ۳۰۔ جولائی میں یہ خصوصیت ہے کہ اس سے صرف ایک روز قبل یعنی ۲۹ جولائی ۱۸۹۷ء کو مارٹن کلارک والے مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بریّت اور کامیابی حاصل ہوئی تھی۔" یہ خیال پیدا ہوا کہ کرنل ایم۔ ڈبلیو۔ ڈگلس سے ملوں۔ اور ۳۰۔ جولائی کی میٹنگ کے لئے صدارت کی درخواست کروں۔ چنانچہ میں ان سے وقت مقرر کرا کے ۲۰۔ جولائی کو ساڑھے تین بجے یونائٹڈ سروس کلب میں ملا۔ اور اپنا مقصد بیان کیا۔ انہوں نے ڈائری دیکھ کر فرمایا۔ اس دن مجھے کوئی خاص کام نہیں ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ میں آپ کی اس دعوت کو منظور نہ کروں۔ مقدمہ کے ذکر پر فرمایا اس میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ کہ مرزا صاحب بے قصور تھے۔ جب میں واپس آنے لگا۔ تو باوجود میرے عرض کرنے کے کہ تکلیف نہ کریں۔ کلب کے بیرونی دروازے تک میرے ساتھ آئے۔

ایک غلطی کی اصلاح

پیشتر اس کے کہ میں ۳۰۔ جولائی کی کارروائی لکھوں۔ ایک غلطی کی اصلاح کر دینا چاہتا ہوں۔ جو کہ جناب ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ کے اعلان مندرجہ الفضل ۱۵۔ جون اور ۹ جولائی میں کی گئی ہے۔ یہ بات کہ ۲۹۔ جولائی ۱۸۹۷ء کو مارٹن کلارک والے مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بریّت اور کامیابی حاصل ہوئی۔ درست نہیں ہے۔ کیونکہ مقدمہ کی اصل کارروائی امرتسر میں یکم اگست ۱۸۹۷ء کو شروع ہوئی۔ اور اسی روز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام وارنٹ جاری کیا۔ اور ۱۰ اگست ۱۸۹۷ء کو بٹالہ میں کرنل ڈگلس نے جو اس وقت کیپٹن تھے۔ اس مقدمہ کی سماعت شروع کی۔ اور ۲۳ اگست کو انہوں نے فیصلہ سنایا۔ میں نے مذکورہ بالا اعلان کی بنا پر کرنل ڈگلس سے یہی کہا تھا۔ کہ ۲۹۔ جولائی ۱۸۹۷ء کو فیصلہ ہوا تھا۔ لیکن واپس آ کر جب اس کے متعلق تحقیقات کی۔ تو معلوم ہوا۔ یہ درست نہیں۔ البتہ اس مقدمہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات جن میں حضور کی بریّت کا بھی ذکر ہے۔ ان کی تاریخ ۲۹۔ جولائی ۱۸۹۷ء ہی تھی۔

میٹنگ کی کارروائی

دن غیر معمولی طور پر اچھا تھا میٹنگ کی کارروائی شروع ہونے کا وقت چار بجے تھا۔ کرنل ڈگلس ساڑھے تین بجے تشریف لے آئے۔ وزٹنگ روم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو دیکھ کر فرمانے لگے۔ ان کی شکل اور چہرہ تو مجھے خوب یاد ہے۔ لیکن کلارک کی شکل مجھے بالکل یاد نہیں آتی۔ پھر آپ کی خواہش پر مسجد دکھائی گئی جسے دیکھ کر خوش ہوئے پھر احاطہ مسجد کے باغ میں درختوں کے متعلق گفتگو کرتے رہے۔ اور جو احمدی دوست آتے رہے ان سے ملاقات کرایا گیا۔ مسٹر اور مس ڈکنسن ولنگٹن سے آئے تھے۔ مسٹر براؤن کرائڈن سے اور مسٹر یوسف گریگری مع اپنی بیوی بچوں کے ڈگنہم سے۔ یہ معلوم کر کے کہ یہ اتنی دور دور سے مسجد میں پہونچے ہیں آپ نے تعجب کا اظہار کیا۔ اور بہت خوش ہوئے ان کے سوال پر میں نے بتایا۔ کہ پہلے پہل وہ مسجد میں کس طرح آتے ہیں اور پھر کس طرح وہ اسلام قبول کرتے ہیں۔

میٹنگ کا انتظام باغ میں کیا گیا تھا سوا چار بجے کارروائی شروع ہوئی۔ حاضرین میں ۱۰۔ ۱۲ غیر احمدی بھی تھے۔ مسٹر بلال نٹل نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔

کرنل ڈگلس کی افتتاحی تقریر

پھر کرنل ڈگلس نے فرمایا۔ میرا جماعت احمدیہ سے یہ تعلق ہے۔ کہ میں نے اس کے بانی کے متعلق ایک مقدمہ کا فیصلہ کیا تھا۔ اور فرمایا کہ میں اب بھی اس منظر کو دیکھ رہا ہوں جبکہ اس طرف (دائیں طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے) ڈاکٹر کلارک کھڑے تھے۔ اور اس طرف (بائیں طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے) مرزا صاحب تھے۔ پھر انہوں نے کہا۔ کلارک کی تو شکل مجھے یاد نہیں رہی۔ لیکن مرزا صاحب کی شکل میں نے اپنے قلم سے بنائی تھی۔ جب میں نے تصویر دیکھی۔ تو بالکل اس کے مطابق پائی۔

امام صاحب مسجد احمدیہ کا مضمون

پھر میں نے "مقدس بانی جماعت احمدیہ" کے موضوع پر چالیس منٹ تک مضمون پڑھا جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختصر سوانح بیان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیعت لینے اور بہ الہام الٰہی مسیح موعود و مہدی کا دعوےٰ کرنے اور تمام اہل مذاہب کی طرف سے آپ کی سخت مخالفت کئے جانے کا ذکر تھا۔ اور یہ کہ آپ کی آمد کی غرض وہی تھی۔ جو پہلے انبیاء کی بعثت کی تھی۔ یعنی آسمانی نشانوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے وجود کا اثبات اور مخلوق کا خالق سے تعلق کی مضبوطی۔ پھر چند ان پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ جو آپ کو اللہ تعالےٰ نے اس وقت الہام کی تھیں جبکہ آپ ابھی گوشہ تنہائی میں تھے۔ اور ۱۸۸۳ء میں براہین احمدیہ میں شائع ہو چکی تھیں۔ جو اس کے ۲۵ سال کے دوران میں پوری ہوئیں۔ اور جو پیشگوئیاں ہنری مارٹن کلارک کے مقدمہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اللہ تعالےٰ نے حضور علیہ السلام کو مقدمہ سے تین سال پہلے اطلاع دی تھی۔ کہ آتھم کے مباحثہ سے تعلق رکھنے والے عیسائی حضور کے خلاف کوئی پوشیدہ مکر کریں گے لیکن اللہ تعالےٰ ان کے راز فاش کر دے گا۔ اور مومن اس دن خوش ہوں گے۔ پھر ۲۹۔ جولائی ۱۸۹۷ء کو مقدمہ کے شروع ہونے سے تین روز پہلے آپ کو کشف میں صاعقہ دکھائی دی۔ جو آپ کی طرف بڑھی۔ اور اس کے بعد یہ الہام ہوا۔ کہ یہ حکام کی طرف سے ہے اور پھر بار بار الہام ہوا۔ کہ آخر آپ کو بری اور بے قصور ٹھہرایا جائے گا۔

پھر مقدمہ کی قدرے تفصیل بیان کی۔ کہ اس مقدمہ میں ایک حکمت یہ تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کے ذریعہ مسیح محمدی اور مسیح موسوی میں مماثلت قائم کرنا چاہتا تھا۔ پھر دونوں مسیحوں کے مقدموں کے درمیان دس مشابہتیں بیان کیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ تھی۔ کہ مسٹر اے۔ جی مارٹینو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے وارنٹ جاری کرنے کے بعد یہ خیال کر کے کہ مجھے مقدمہ کی سماعت کا حق نہیں ہے وارنٹ منسوخ کر دیا۔ اور مقدمہ کے کاغذات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کے پاس بھیج دیئے اور لکھا کہ میں نے وارنٹ جاری کرنا روک دیا ہے۔ کیونکہ یہ مقدمہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کے پاس کارروائی کے لئے بھیجا جائے۔ اسی طرح لوقا باب ۲۳ درس ۵۔ ۷ میں لکھا ہے۔ کہ جب پیلاطس کو معلوم ہوا۔ کہ مسیح گلیل کے علاقہ کے رہنے والے ہیں۔ اور سماعت کا اختیار وہاں کے حاکم ہیرودیس کو ہے۔ تو اس نے مسیح کو ہیرودیس کے پاس بھیج دیا۔ جو اس وقت یروشلم میں ہی موجود تھا۔ لیکن اس نے معمولی سی تحقیق کے بعد پھر پیلاطوس کے پاس واپس بھیج دیا۔

میٹنگ کی کارروائی ختم ہونے کے بعد کرنل ڈگلس نے کہا۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امرتسر بھی اس مقدمہ کو سننے کا مجاز تھا۔ کیونکہ وقوعہ اس جگہ کا تھا۔ چنانچہ کرنل ڈگلس نے اپنے ایک خط میں بھی اس کا ذکر کر دیا ہے۔ اس طرح مذکورہ بالا مشابہت اور زیادہ قوی ہو جاتی ہے۔ کہ جیسے پیلاطوس اور ہیرودیس دونوں کو مقدمہ سننے کا اختیار تھا۔

ویسے ہی یہاں امرتسر اور گورداسپور کے مجسٹریٹوں کو مقدمہ سننے کا اختیار تھا۔ لیکن باوجود اس کے اللہ تعالےٰ نے اپنی حکمت سے ایک عدالت سے دوسری عدالت میں مقدمہ منتقل ہونے کی مشابہت بھی قائم کر دی۔

اس مقدمہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی نوح میں یہ تحریر فرماکر پیلاطوس کی عدالت میں سردار کاہن کو کرسی دی گئی۔ اور مسیح ابن مریم ایک مجرم کی طرح عدالت کے سامنے کھڑا تھا فرماتے ہیں:۔

"لیکن میرے مقدمہ میں اس کے برعکس ہوا۔ یعنی یہ کہ برخلاف دشمنوں کی امیدوں کے کپتان ڈگلس نے جو پیلاطس کی جگہ عدالت کی کرسی پر تھا مجھے کرسی دی۔ اور یہ پیلاطوس مسیح ابن مریم کے پیلاطوس کی نسبت زیادہ با اخلاق ثابت ہوا۔ کیونکہ عدالت کے امر میں وہ دلیری اور استقامت سے عدالت کا پابند رہا۔ اور بالائی سفارشوں کی اس نے کچھ بھی پروا نہ کی۔ اور قومی اور مذہبی خیال نے بھی اس میں کچھ تغیر پیدا نہ کیا۔ اور اس نے عدالت پر پورا قدم مارنے سے ایسا نمونہ دکھایا۔ کہ اگر اس کے وجود کو قوم کا فخر اور حکام کے لئے نمونہ سمجھا جائے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ عدالت ایک مشکل امر ہے۔ جب تک انسان تمام تعلقات سے علیحدہ ہو کر عدالت کی کرسی پر نہ بیٹھے۔ تب تک اس فرض کو عمدہ طور پر ادا نہیں کر سکتا مگر ہم اس سچی گواہی کو ادا کرتے ہیں کہ اس پیلاطوس نے اس فرض کو پورے طور پر ادا کیا۔ اگرچہ پہلا پیلاطوس جو رومی تھا۔ اس فرض کو اچھے طور پر ادا نہیں کر سکا۔ اور اس کی بزدلی نے مسیح کو بڑی بڑی تکالیف کا نشانہ بنایا۔ یہ فرق ہماری جماعت میں ہمیشہ تذکرہ کے لائق ہے جب تک کہ دنیا قائم ہے اور جیسے جیسے یہ جماعت لاکھوں کروڑ افراد تک ہوجائیگی۔ ویسی ویسی تعریف کیساتھ اس نیک نیت حاکم کا تذکرہ رہے گا۔ اور یہ اس کی خوش قسمتی ہے کہ خدا نے اس کام کیلئے اسی کو چنا"

اس کے بعد اللہ تعالےٰ کے ان وعدوں کا ذکر کر کے جو اس نے جماعت کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے تھے۔ جماعت کے باقاعدہ تبلیغی مشنوں کا ذکر کیا۔

اور بتایا کہ ڈاکٹر مری ٹیٹس۔ ڈاکٹر زویمر ریورنڈ ہینڈرک کیمز۔ ایچ۔ اے والٹر پروفیسر گب وغیرہ یورپ کے مشہور اشخاص نے بھی جماعت کی اہمیت کے متعلق لکھا ہے۔ مسیح ناصری نے کہا ہے جو پودا میرے آسمانی باپ نے نہیں لگایا۔ وہ جڑ سے اکھاڑا جائے گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا باوجود سخت مخالفت کے اس قدر ترقی پا جانا آپ کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"میں تو ایک بیج بونے کے لئے آیا ہوں۔ سو وہ میرے ہاتھ سے بویا گیا۔ اب وہ بڑھے گا اور پھلیگا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

کرنل ڈگلس کے صدارتی ریمارکس

کرنل ڈگلس نے مضمون کو دلچسپ بتاتے ہوئے فرمایا مجھ سے بارہا یہ سوال کیا گیا ہے۔ کہ احمدیت کا سب سے بڑا مقصد کیا ہے۔ میں اس سوال کا یہی جواب دیتا ہوں۔ کہ "اسلام میں روحانیت کی روح پھونکنا"۔ بانی جماعت احمدیہ نے آج سے ۵۰ برس پیشتر یہ معلوم کر لیا۔ کہ موجودہ زمانہ میں مذہب اور سائنس کا میلان کس طرف ہوگا مثلاً یہ کہ مادہ فنا ہو جاتا ہے۔ اور اس مادی زندگی کے بعد ایک روحانی زندگی جاری ہوگی۔ پروفیسر جینز اپنی کتاب "Mysterious world" میں لکھتے ہیں۔ کہ مادہ غیر فانی چیز نہیں ہے۔ اور دنیا ایک وسیع خیال کی طرح ہے۔ نہ کہ ایک مشین کی طرح جو مادی اشیاء سے وابستہ ہے۔ وہ بالفاظ دیگر ایک وسیع خیال کی جگہ ایک بڑی روح کہہ سکتے تھے۔ جیسا کہ لکھا ہے "خدا ایک روح ہے"۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا احمدیت کا ایک مقصد اسلام کو موجودہ زمانہ کی زندگی کے مطابق پیش کرنا ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ جب میں نے ۱۸۹۷ء میں بانیٔ احمدیت کے خلاف مقدمہ کی سماعت کی تھی۔ اس وقت جماعت احمدیہ کی تعداد چند سو سے زیادہ نہ تھی۔ لیکن آج دس لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ پچاس سال کے عرصہ میں یہ نہائت شاندار کامیابی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ موجودہ نسل کے نوجوان اس کی طرف زیادہ توجہ دینگے اور آئندہ پچاس سال کے عرصہ میں جماعت کی تعداد بہت بڑھ جائے گی آخر میں آپ نے جماعت کی ہر طرح کی کامیابی کے لئے خواہش کا اظہار کیا۔

صاحب صدر کا شکریہ

میر عبدالسلام صاحب نے تمام جماعت کی طرف سے صاحب صدر کا شکریہ ادا کیا۔ نیز فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اسلام کی صحیح تعلیم کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی۔ لیکن بعد کے لوگ بھول گئے۔ دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ اس کے بعد تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ بعض غیر احمدی اصحاب پر اچھا اثر ہوا۔ اور انہوں نے کہا کہ کرنل ڈگلس نے اپنا چشمدید واقعہ بیان کیا ہے۔ اُنہوں نے خود مقدمہ کی سماعت کی تھی۔ غرضیکہ میٹنگ نہائت کامیاب رہی۔ فالحمدللّٰہ علیٰ ذالک

خاکسار طالب دعا جلال الدین شمس از لنڈن

پھیرو چیچی میں احرار کو فتنہ انگیزی میں ناکامی

احرار نے پھیرو چیچی کے نواحی دیہات میں ڈھول کے ذریعہ اعلان کیا کہ سب لوگ ۱۱ اگست کا جمعہ پھیرو چیچی میں پڑھیں۔ ایک دن قبل ان کے مولوی صاحب کی کتب بھی وہاں پہونچ گئیں۔ جس سے سمجھا گیا کہ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کو مناظرہ کا چیلنج دیا جائے گا۔ اور مناظرہ بھی ہوگا۔ اس پر پھیرو چیچی کے سیکرٹری صاحب نے مرکز میں اطلاع کے علاوہ ارد گرد کی جماعتوں کو بھی مطلع کر دیا۔ نظارت تبلیغ کی طرف سے خاکسار بمعیت گیانی واحد حسین صاحب وہاں بھیجا گیا۔ قریبی گاؤں کے احمدی احباب بھی جمعہ کے موقعہ پر پہونچ گئے۔ احرار کی انگیخت پر غیر احمدیوں کا منصوبہ یہ تھا۔ کہ جمعہ کے بہانہ سے احمدیہ مسجد پر قبضہ کرنے کی تمہید قائم کی جائے۔ چنانچہ ان کی ٹولی احمدیہ مسجد کی طرف آئی۔ مگر جب انہیں معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ مناظرہ کے لئے بھی تیار ہے۔ اور مسجد میں بہت سے احمدی موجود ہیں۔ تو چند منٹ مسجد کے باہر کھڑے ہو کر واپس چلے گئے۔ خطبہ جمعہ خاکسار نے پڑھا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک احمدیت کی صداقت بیان کی۔ سورہ الصف کی مفصل تفسیر ذکر کی۔ اور الٰہی سلسلوں اور ان کے مخالفین کے حالات میں موازنہ کر کے بتایا۔ کہ الٰہی پیشگوئیوں کے مطابق احمدی جماعت کا بڑھنا اٹل امر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کے بعد مسجد میں ہی چودھری علی محمد صاحب کی صدارت میں جلسہ کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے مختصراً بتایا۔ کہ احمدی جماعت کی تمام عبادت گاہیں عبادت کرنے کے لئے اور ذکر اللہ کے لئے کھلی ہیں۔ لیکن معابد کو فتنہ و فساد کی آماجگاہ بنانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ بعد ازاں گیانی واحد حسین صاحب نے احرار کے کارناموں پر تقریر کی۔ اور ان کی اسلام دشمنی کو بوضاحت بیان کیا۔ ہمارے لیکچروں میں بعض غیر احمدی بھی موجود تھے۔ احرار نے کسی قسم کا چیلنج نہ کیا۔ بلکہ گاؤں سے چلے گئے۔ چھ بجے شام ہمارا جلسہ دعا پر برخاست ہوا اس طرح فوری کارروائی سے احرار کو اپنی سازش میں ناکامی ہوئی۔ اور ان کے فتنہ کا بروقت انسداد ہو گیا۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

اہم ملکی حالات اور واقعات

کانگرس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ پر مسٹر بوس کا اظہارِ رائے

کلکتہ سے ۱۳ ر اگست کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے فیصلہ کے متعلق مسٹر بوس نے ایک مفصل بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ کانگرس سے میرا اخراج اعتدال پسندوں کے کانگرس میں استحکام کی دلیل ہے۔ اور اس نے ہائی کمانڈ کی موجودہ اکثریت کی حقیقت اور اس کی کارگذاریوں کا پول کھول دیا ہے۔ ملک کو آئین پرستی کے بڑھتے ہوئے رجحان سے خبردار کرنے کی کوشش بعض ایسے ریزولیوشنوں کی مخالفت جس کا مقصد کانگرس سے انقلابی ذہنیت کا خاتمہ کرنا تھا۔ انتہا پسند عناصر کی تنظیم اور ملک کو آئندہ جنگ آزادی کے لئے تیار رہنے کی تلقین وہ جرائم ہیں جن کی سزا مجھے دی گئی ہے۔ گو میرے ہم وطنوں کو اس سزا کا صدمہ ہوا ہوگا۔ لیکن مجھے کوئی نہیں۔ میرے نزدیک یہ آئین پسندی اور انتہا پسندی کی کشمکش کا طبعی نتیجہ ہے جو ہمارے سیاسی ارتقا کا ایک ناگزیر مرحلہ ہے۔ لیکن کمیٹی کو محسوس کرنا چاہئیے تھا کہ یہ حرکت مجھ سے زیادہ خود اس کے لئے نقصان دہ ہوگی۔ مجھے اس سزا کی کوئی پروا نہیں۔ اور میں پہلے سے بھی زیادہ کانگرس کے ساتھ وابستہ رہوں گا۔ اور ایک معمولی خادم کی حیثیت سے ملک کی خدمت کروں گا۔ میرے ہم وطنوں کو چاہئیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں فارورڈ بلاک میں شامل ہوں۔ کیونکہ یہی ایک طریق ہے جس سے کانگرس کے اندر پیدا ہونے والے نقائص کی ہم اصلاح کر سکتے ہیں۔ ملک نے جس سرگرمی سے فارورڈ بلاک کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے۔ کہ ہم عنقریب اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ عرصہ ہوا پہلے بھی ایک بار ایسا ہوا تھا۔ کہ انتہا پسندوں کو اس طرح کانگرس سے نکالا گیا تھا۔ مگر وہ اتنی بڑی اکثریت کے ساتھ واپس آئے۔ کہ آخر ان کی پالیسی اور پروگرام کانگرس کو تسلیم کرنا پڑا۔ اور اب بھی مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا یہ فعل محض تاریخ کا اعادہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب کے جیلوں میں قیدیوں کی حالت

محکمہ اطلاعات نے جیل خانہ جات پنجاب کے نظم ونسق کی جو سالانہ رپورٹ شائع کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پنجاب کے جیلوں میں قیدیوں کی تعداد ۱۹۳۲ء کے بعد سے برابر کم ہوتی جارہی ہے۔ یہ وہ سال تھا جب سول نافرمانی کی تحریک جاری تھی۔ اس لئے جیل خانے بھر گئے تھے اور کل ۱۸۳۰۲ قیدی تھے۔ لیکن ۱۹۳۸ء میں یہ تعداد ۹۷۶ رہ گئی۔ اس کمی کی وجوہ میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حکومت نے قریباً ساڑھے چار سو بوڑھے اور کمزور قیدیوں کو رہا کر دیا ہے۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال قیدیوں کی صحت بھی گذشتہ تمام سالوں کی نسبت اچھی رہی ہے۔ ۱۹۳۸ء میں بیمار قیدیوں کا تناسب ۱۰ ر فی ہزار اور شرح اموات ۹۶۰ ر فی ہزار تھا ۱۹۳۷ء میں ۱۲ ر اور ۶۶ ر ۸ علی الترتیب تھا۔ لیکن اس سال ۱۸ اور ۵۷ ر ۵ گویا جہانتک قیدیوں کی صحت کا تعلق ہے۔ اس سال پنجاب نے نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ محکمہ جیل نے مکھیوں اور مچھروں کی ہلاکت۔ چوہوں کا استیصال۔ اور ہیضہ وچیچک کے ٹیکے لگانے کا اس سال خاص طور پر انتظام کیا تھا۔ نیز بہت حد تک غذا میں تبدیلی کی تھی اس سلسلہ میں ایک اور قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ اس سال جیلوں میں ۴۲ ر ۴۹ فیصدی قیدیوں کا وزن بڑھ گیا۔ ۴۳ ر فیصدی کا جوں کا توں رہا۔ اور صرف ۷۹ ر ۶ فیصدی قیدیوں کے وزن میں کمی پیدا ہوئی۔

چونکہ حکومت نے جیل کے انتظامات میں صنعت وحرفت کی طرف خاص توجہ دی ہے اسلئے رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس سال جیلوں میں تیار شدہ اشیاء کی قیمت کے طور پر گذشتہ سال کی نسبت ساڑھے چھ ہزار زیادہ آمد ہوئی۔ چرخوں کا استعمال جیلوں میں ترقی پذیر ہے۔ اور بہت بڑی مقدار میں اونی اور سوتی تاگا کاتا جاتا ہے۔ یوں تو ۱۸۵۸ء سے پنجاب کے جیلوں میں تعلیم کا رواج ہے۔ لیکن یہ محض برائے نام ہوتا تھا۔ اب سال زیرِ تبصرہ میں اس طرف بھی بہت زیادہ توجہ دی گئی۔ اور تعلیمی لحاظ سے اتنی ترقی ہوئی کہ پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ اس کی کسی قدر تفصیل وزیر تعلیم بھی اپنی ایک تقریر میں بیان کر چکے ہیں ؛

کانگرسی ہائی کمانڈ پر ایک کانگرسی لیڈر کا دلچسپ تبصرہ

سی، پی اسمبلی کے ایک کانگرسی ممبر مسٹر ادر ہوجی نے اسمبلی کے بجٹ سیشن میں بعض تجاویز تخفیف پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا۔ اس پر صدر کانگرس نے ان سے جواب طلبی کی۔ ممبر موصوف نے اپنا جواب اخبارات میں شائع کرا دیا ہے جو بہت عجیب وغریب ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی دفتری حکومت کے پرانے طریق کے مطابق وزراء کے ہاتھوں میں کھلونا بن کر رہ گئے ہیں۔ میں نے اپنے صوبہ کے ایک وزیر کے خلاف ایک سنگین شکایت پیش کی تھی۔ اور اپنی تائید میں تحریری ثبوت پیش کئے تھے۔ لیکن آپ نے اسے تو سننا تک گوارا نہ کیا۔ اور الٹا مجھے کانگرس کے ضابطہ کی شمشیر سے ہلاک کرنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ پس میں کس طرح سمجھ سکتا ہوں کہ کانگرس کا صدر پارٹی بازی سے علیحدہ ہے۔ اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ کانگرسی راج میں انتقام اور ناانصافیوں کی بنا پر کاروائیاں ہوتی ہیں۔ ایسی ہی باتوں کی وجہ سے بہت سے لوگ اس خیال میں پختہ ہوتے جاتے ہیں۔ کہ کانگرسی ہائی کمانڈ بعض خود غرض افراد کی ایک ایسی ٹولی ہے جو اپنی پوزیشن قائم رکھنے کے لئے وزراء کی محتاج ہے۔ اور اس لئے اس سے کسی انصاف کی امید قطعاً فضول اور عبث ہے۔ اس کے نزدیک اس کے پروردہ وزراء کی بے ضابطگیاں بھی دانائی وحکمت کے درخشاں گوہر ہیں۔ اور پھر اگر کوئی میرے جیسا کسی تجویز تخفیف کا نوٹس دے تو وہ ایک ضدی "بل ڈاگ" کا شکار ہونے سے اپنے آپ کو کس طرح بچا سکتا ہے۔ اگر میں اپنے اس اقدام کو درست ثابت کرنیکی کوشش بھی کروں۔ تو مجھے کس طرح یقین ہو سکتا ہے کہ اس کا کوئی فائدہ ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تجاویز پیش کرکے میں نے نہ تو کانگرس کے کسی ضابطہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور نہ ہی اپنی پارٹی کے مسلک کے خلاف کسی حرکت کا مرتکب ہوا ہوں۔

اس کے بعد آپنے کانگرس ہائی کمانڈ کی بے ضابطگیوں اور ناانصافیوں کی گیارہ مثالیں دی ہیں۔ جو زیادہ تر لوکل حیثیت ہی رکھتی ہیں۔ اسی سلسلہ میں آپ نے لکھا ہے کہ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کا ہوائی جہاز سے لنڈن جانا جبکہ چند روز پیشتر وہ چنگے بھلے اور تندرست تھے کیونکر ضروری ہو گیا۔ راجکوٹ کے ڈرامہ کے بعد گاندھی جی کی وائسرائے سے ملاقات کا کیا مطلب تھا۔ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے لنڈن میں لارڈ لنلتھگو کے ہاں چپکے چپکے لنچ کیوں کھایا۔ اور گورنر یو، پی سے خفیہ ملاقات کیوں کی۔ اور پھر انہوں نے کانگرس کے تازہ اجلاس بمبئی کے بعد نیشنل ہیرلڈ میں یو، پی کی کانگرس حکومت پر کھلی نکتہ چینی کیوں کی۔ کیا ان باتوں میں ان سے بھی کوئی بے ضابطگی ہوئی ہے یا نہیں۔ اور اگر ہوئی تو اس پر کیا ایکشن لیا گیا۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ انہیں چھوا تک نہیں گیا۔ کیونکہ گاندھی جی ان کو اپنا چہیتا بچہ سمجھتے ہیں۔ اس کے بالمقابل مسٹر بوس کو محض ان باتوں کے خلاف احتجاج کرنے کی وجہ سے گردن زدنی سمجھا جارہا ہے۔ پھر کیا ڈاکٹر کھارے کی وزارت کے وقت ان کے تین ساتھی وزیروں کو ان کے خلاف بغاوت پر آمادہ نہیں کیا تھا۔ اور کیا یہ بے ضابطگی نہ تھی۔ اور آخر میں لکھا ہے کہ میں نے تخفیف کی جو تجاویز پیش کی تھیں وہ زیادہ تر ایسی ہی باتوں کی وضاحت کرنے کے لئے تھیں۔ اور یہ کوئی بے ضابطگی نہیں۔ اور نہ آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ اسطرح میں نے کانگرس کے کسی عہد کو توڑا ہے میں خوب جانتا ہوں۔ کہ اب میرے سر پر ضابطہ کی جو تلوار لٹک رہی ہے۔ وہ عنقریب مجھ پر گرنے والی ہے۔ میری قسمت کے فیصلہ پر آخری مہر لگ چکی ہے۔ لیکن اس کا مجھے کوئی افسوس نہیں۔ کیونکہ کوئی دیانتدار آدمی کسی ایسے ادارہ سے وابستگی کو اپنے لئے باعث عزت نہیں سمجھ سکتا۔ جس کی ہائی کمانڈ ناانصافی۔ جنبہ داری۔ بے ضابطگی۔ سازش۔ اور دوسروں کو غلط وعدوں سے خوش کرنے میں بدنام ہو۔

مغربی سیاسیات میں آتار چڑھاؤ

سپین کے متعلق شاہ پسندوں کے ارادے

میڈرڈ سے ۱۳ اگست کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ سوئٹزرلینڈ میں سپین کے بعض شاہ پسند مقیم ہیں۔ اور سابق شاہ الفانسو بھی رہ رہا ہیں۔ شاہ پسندوں نے وہاں ایک خفیہ میٹنگ کی جس میں سابق شاہ نے بھی تقریر کی جس میں کہا۔ کہ گو سپین نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ اسے میری ضرورت نہیں۔ لیکن میں اس کے سود و بہبود سے کبھی غافل نہیں ہو سکتا۔ اور کبھی کوئی ایسا کام نہیں کروں گا۔ جس سے اسے نقصان پہنچے میں تخت سے دستبردار نہیں ہؤا۔ اور نہ میں نے اپنے حقوق کو چھوڑا ہے جب بھی میرے ملک کی رائے عامہ مجھے بلائے گی۔ میں واپس آجاؤں گا اس میٹنگ میں شاہ پسندوں نے الفانسو کی وفاداری کے حلف لئے اور ایک نمائندہ نے بعد میں اس امر کا اعلان کیا۔ کہ شاہ موصوف کو ملک میں واپس لے جانا اور مختلف سیاسی پارٹیوں میں مفاہمت ہمارے مقاصد میں شامل ہے۔ اس میٹنگ کی اطلاع ملتے ہی جنرل فرینکو نے فوراً اپنی کیبنٹ کا اجلاس طلب کیا جس میں اس تحریک سے پیدا ہونے والے نتائج پر غور کیا گیا۔ بعض جمہوریت پسند لیڈروں نے اپنی حمایت کا یقین دلایا ہے۔ بلکہ جنرل فرینکو کے حامیوں میں بھی ایک طبقہ شاہ پسندوں کا پیدا ہو گیا ہے جس کا دوسری پارٹی سے جھگڑا ابھی رہتا ہے۔ اور وزیر خارجہ کی کوشش ہے کہ دونوں میں سمجھوتہ ہو جائے۔ جمہوریہ سپین کے سابق صدر جنرل ازانا کا ایک مضمون نیوز ورلڈ میں شائع ہؤا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ سپین نے اپنی فوجی طاقت کی مضبوطی کی طرف کبھی توجہ نہیں کی تھی۔ ورنہ کسی ملک سے اس کا کوئی معاہدہ تھا۔ خانہ جنگی کا آغاز اتفاقاً نہیں ہؤا۔ بلکہ عرصہ سے خفیہ خفیہ سازشیں ہو رہی تھیں۔ اور اس خانہ جنگی نے تو اسے بالکل چور کر دیا ہے۔ اب سپین کی ترقی کے لئے کوئی تعمیری کام ہونا چاہیئے۔ یہ ایک غریب ملک ہے۔ گو اس کی آبادی ایک صدی میں دوگنی ہو گئی ہے۔ مگر پھر بھی ابھی کم ہے۔ وہاں تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔ لاکھوں انسان روزانہ بھوکا رہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اسے فارغ البالی اور مضبوط بنانے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپین جنگ کے بعد

معلوم ہؤا ہے کہ جنرل فرینکو نے پہلے حکومت میں انتہا پسند اور ملوکیت پسند مساوی تعداد میں رکھے تھے۔ مگر اب انتہا پسندوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ ایک مشہور ملوکیت پسند جرنیل کو گذشتہ دنوں ارجن ٹائن میں سفیر بنا کے بھیج دیا گیا ہے۔ بس یہی دو سیاسی پارٹیاں اس وقت موجود ہیں۔ مخالفین کی گرفتاریوں کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ روزانہ سینکڑوں اشخاص کو تختہ دار پر لٹکایا جاتا ہے۔ غیر ممالک کی ریشہ دوانیاں جاری ہیں۔ جرمنوں نے یہاں اقتصادی لوٹ مچا رکھی ہے اور وہ تجارت پر قبضہ کے ساتھ ملک کی سیاسیات پر بھی اپنا اثر ڈالنا چاہتے ہیں۔ ہر جگہ جرمن دلال اور تجارتی نمائندے گھوم رہے ہیں۔ بائر ڈرگ کمپنی نے تو تمام غیر ملکی کمپنیوں کو یہاں فیل کر دیا ہے۔ ہوائی سروس کا انتظام بھی جرمنی کی ایک کمپنی کے سپرد ہے۔ ملک کی عام حالت نہایت عبرتناک ہے۔ سڑکیں شکستہ پل ٹوٹے ہوئے اور ریلوے لائنیں تباہ ہیں۔ نہایت زرخیز اراضی بمباری کی وجہ سے کاشت کے ناقابل ہو چکی ہیں۔ ہرے بھرے کھیتوں میں بارود کی راکھ اڑتی نظر آتی ہے۔ خوراک کی شدید قلت محسوس ہو رہی ہے۔ اناج کی منڈیوں پر حکومت کا قبضہ ہے۔ اور عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس سے جرمنی کے گودام بھرے جا رہے ہیں۔ کھانا عموماً ہوٹلوں میں کھایا جاتا ہے۔ جس کے لئے قریباً ساڑھے سات روپیہ ایک وقت خرچ آتا ہے۔ گوشت روپیہ ڈیڑھ روپیہ پونڈ کے حساب سے ملتا ہے۔ ایک ڈبل روٹی سات آنہ میں ملتی ہے۔ کاروبار بالکل معطل ہیں۔ تمام بڑے بڑے کارخانے اور مشینیں شکستہ اور تباہ حال ہیں۔ غیر ممالک سے خام اشیاء کی برآمد بھی بالکل بند ہے۔ کیونکہ شرح مبادلہ بھی غیر ممالک کے ساتھ معین نہیں ہو سکی۔ اگر باہر سے ضروریات منگوائی بھی جائیں۔ تو باربرداری کی شدید روکاوٹیں ہیں۔ غرضیکہ اس منحوس خانہ جنگی نے جس نے اڑھائی سال میں دس لاکھ انسانوں کو موت کی نیند سلا دیا۔ اس ملک کو ہر لحاظ سے خستہ حال کر دیا ہے۔

جاپان اور یورپین حکومتیں

شنگھائی سے ۱۲ اگست کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جاپان کی خارجہ پالیسی کے متعلق وزارت میں شدید اختلافات رونما ہو چکا ہے۔ وزیر جنگ نے تاحال اس امر کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ کہ جاپان کو اٹلی و جرمنی کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے یا نہیں۔ بعض بااثر فوجی افسر ایسے معاہدہ کے سخت خلاف ہیں۔ اور اس وقت جاپان کی کوئی قطعی خارجہ پالیسی نہیں ہے۔ ۱۳ اگست کی خبر ہے۔ کہ جاپان کے وزیر اعظم نے ایک پریس انٹرویو میں کہا۔ کہ یورپ کی صورت حالات کے متعلق حکومت عنقریب کوئی فیصلہ کر دے گی۔ لیکن اس کا اینگلو جاپانی گفت و شنید سے کوئی تعلق نہیں عام طور پر یہی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جاپان ڈکٹیٹروں کو مدد دینے کا وعدہ ضرور کرے گا۔ معلوم ہؤا ہے۔ کہ دفتر خارجہ یورپ کے بارہ میں اپنی پالیسی کی ایک پختہ سکیم تیار کر رہا ہے۔

لنڈن سے ۱۳ اگست کی خبر ہے۔ کہ جو جاپانی نمائندے ٹین سین سے مذاکرات ٹوکیو میں حصہ لینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ وہ کل واپس جا رہے ہیں۔ ان کے ایک نمائندہ نے پریس انٹرویو میں کہا۔ کہ ٹین سین کے اقتصادی اور انتظامی مسائل کو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور جیسا کہ برطانیہ کی خواہش ہے۔ ان سوالات پر علیحدہ علیحدہ غور نہیں کیا جا سکتا۔ چینی ملزموں کو جاپان کے حوالہ کر دینے سے اہل چین پر جو افسردگی طاری ہوئی۔ اس کے اثر کے ازالہ کے لئے جنرل چیانگ کائی شک نے ایک اہم بیان جاری کیا ہے۔ کہ جاپانی پروپیگنڈا کا چینیوں کو ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہیئے۔ چین کو کوئی حکومت فتح نہیں کر سکتی۔ چینیوں کو غلام بننے یا سر جھکانے کا خیال ہی دل سے نکال دینا چاہیئے انجام کار فتح ہماری ہی ہوگی۔ مایوسی کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس امر کی ہے۔ کہ ہمت کے ساتھ ڈٹ کر دشمنوں کا مقابلہ کیا جائے۔ اگر ہم ایسا کریں۔ تو جاپان کبھی بھی غلام نہیں بنا سکے گا۔

نہایت ضروری اطلاع

بےحد مصروف شخص کو کتاب قول سدید شروع کرنے کے بعد ختم ہی کرنی پڑتی ہے اور مزید احمدی لٹریچر مطالعہ کرنے پر مجبور اور احمدیت کی صداقت کو دل نشین کر دیتی ہے۔ غیر احمدی احباب کی آراء ۱۱ جولائی کے الفضل میں دیکھئے کہ غیر احمدیوں میں یہ تبلیغ کا بالکل انوکھا اور دلچسپ طریقہ ہے۔ تین روپے کے بجائے ایک روپیہ میں منگوائیے ناپسند ہو تو بعد مطالعہ واپس لونگا۔ اگر واپس نہ لوں تو اسی اخبار میں شکایت چھپوائیے۔ اگر اب بھی کوئی اس کتاب کے ذریعہ غیر احمدیوں میں تبلیغ نہ کرے تو اس کی مرضی کتاب کی دلکشی دلچسپی اس کمال کی ہے کہ بڑے سے بڑے آدمی کو ایک ادنیٰ آدمی تبلیغ کر سکتا ہے۔ مینیجر اینگلو عربک کالج انگلین روڈ دہلی سے آج ہی منگوائیے۔

وصیت نمبر ۵۴۲۰

آمنہ بیگم زوجہ شیخ حاجی محمد قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ جولائی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔
(۱) کوئی غیر منقولہ جائیداد اس وقت نہیں ہے۔ (۲) منقولہ جائداد میں صرف مہر ہے۔ جو کہ مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ (۳) جیب خرچ ۵/ روپے ماہوار ہے۔ میں حصہ موازی ۸/ ماہوار ادا کرتی رہوں گی۔ (۴) میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ عند الموت جو اس کے علاوہ میری جائداد ثابت ہوگی اس کا دسواں حصہ میرے ورثاء پر لازم ہوگا۔ وہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کردیں۔
العبد:۔ آمنہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد حافظ غلام محمد سابق مبلغ ماریشس
گواہ شد:۔ حاجی محمد (خاوند موصیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارم

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمیٰ کیسر سنگھ ولد دیال سنگھ ذات جٹ سکنہ بوڑی پنڈ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۳۱-۱۰-۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۸/۷/۳۹
(دستخط) **خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیئرمین**
مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) دفعہ ۱۳۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ مسمیٰ محمد افضل ولد سردار خان ذات جٹ سکنہ سکھ کر تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی جگت رام وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہٰذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں بتاریخ ۲۱/۹/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۱/۹/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۱/۹/۳۹ کی جائے گی جب جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیے مورخہ ۱۸ جولائی ۱۹۳۹ء
(دستخط) **جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔**
چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) دفعہ ۱۳۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ مسمیٰ خوشحال سنگھ و لال سنگھ پسران بریام ذات جٹ سکنہ تگین تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضداران نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی نہال سنگھ وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضداران مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہٰذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۰/۹/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۰/۹/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کریگا جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۰/۹/۳۹ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیے۔ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۹ء
(دستخط) **جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی**
چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمیٰ خطر دین ولد دیوان و ابراہیم و قادر بخش پسران دیوان ذات جٹ سکنہ فقیر انوالی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۲ ستمبر ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۹ء (دستخط) **جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی** چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمیٰ اللہ دتہ ولد جان ذات فقیر سکنہ گرڈھا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۶ ستمبر ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جانے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۳۹ء
(دستخط) **جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی چیئرمین**
مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ماسکو ۱۳ اگست - برطانیہ فرانس اور روس کے نمائندوں میں آج پھر بات چیت شروع ہو گئی - برطانوی وفد نے تجویز کیا - کہ تا فیصلہ روزانہ دوبار گفتگو ہوا کرے - اور یہ تجویز طے پا گئی

نیویارک ۱۳ اگست صدر جمہوریہ امریکہ نے ایک پریس انٹرویو میں کہا - کہ جہاں تک مجھے علم ہے - موسم خزاں میں کانگرس کا سپیشل اجلاس نہیں بلایا جائے گا - لیکن اگر جنگ کا فوری خطرہ پیدا ہوا - تو میں فوراً اجلاس طلب کروں گا - اور میرے نزدیک یہ ناممکن ہے کہ امریکہ جنگ میں غیر جانبدار رہ سکے -

رنگون ۱۳ اگست حکومت برما نے اعلان کیا ہے - کہ ہندوستان سے برآمد ہونے والی کھانڈ - نمک اور سگریٹ پر کسٹم ڈیوٹی لگا دی گئی ہے گورنر نے جہاں تک ان چیزوں کی درآمد کا تعلق ہے - ہندوستان کو ایک غیر ملک قرار دیا ہے -

کوہاٹ ۱۳ اگست حکومت ٹل میں فوجی چھاؤنی کی تعمیر کر رہی ہے پہلے یہاں صرف ایک قلعہ تھا - اب فوجی بارکیں اور کوارٹرز زیر تعمیر ہیں - امید ہے کہ ماہ نومبر میں رجمنٹیں یہاں آجائیں گی -

کانگڑہ ۱۳ اگست ضلع ہذا میں بندروں کا خاتمہ کرانے کی غرض سے حکومت پنجاب نے ایک ہزار روپیہ منظور کیا ہے - کیونکہ ان کی وجہ سے فصلوں کو سخت نقصان پہنچتا ہے -

واردھا ۱۳ اگست - آل انڈیا سپنرز ایسوسی ایشن کی کونسل کا اجلاس آج گاندھی جی کی صدارت میں ہوا - رپورٹ سے معلوم ہوا - کہ ۱۹۳۹ء میں چرخہ کاتنے والوں کی تعداد تین لاکھ رہی اور جولاہوں کی تعداد میں قریباً ۸۰۰۰ کا اضافہ ہوا - اس سال سپنرز میں ۲۱ لاکھ اور جولاہوں میں ۱۲ لاکھ روپیہ تقسیم کیا گیا -

واردھا ۱۳ اگست - جے پور سے رہائی کے بعد سیٹھ جمنالال بجاج آج یہاں آئے - آپ کا شاندار استقبال کیا گیا - اور جلوس نکالا گیا - آپ گاندھی جی کو سلام کرنے کے لئے سیگاؤں جا رہے ہیں -

بوڈاپسٹ ۱۳ اگست - آج ہنگری کی وزارت خارجہ نے تمام غیر ملکی اخباروں کے نامہ نگاروں کو طلب کر کے کہا - کہ آئندہ جرمنی کے متعلق کسی قسم کی اطلاعات اخبارات کو نہ بھیجیں اگر وہ باز نہ آئے - تو انہیں ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر نکال دیا جائے گا - انہیں بتایا گیا - کہ یہ احکام براہ راست وزیر اعظم کے ہیں -

حیدرآباد ۱۳ اگست انگریزی کا ہفتہ وار اخبار دکن کرانیکل جو سکندرآباد سے شائع ہوتا ہے ریذیڈنٹ حیدرآباد کے حکم سے بند کر دیا گیا - کیونکہ اس میں بعض قابل اعتراض مضامین شائع ہوئے تھے -

گوالیار ۱۳ اگست - موجودہ شہر اجین سے چار میل کے فاصلہ پر محکمہ آثار قدیمہ کھدائی کر رہا ہے - اور بعض ایسے آثار دستیاب ہوئے ہیں - جو انسانی تمدن اور ہندو تہذیب پر بہت گہرا اثر ڈالتے ہیں -

شنگھائی ۱۳ اگست - آج برطانوی حفاظتی مرکز میں بم پھٹ گیا - جس سے گیارہ چینی مجروح ہوئے - برطانوی سپاہیوں نے فوراً اس علاقہ کو گھیرے میں لے لیا - اور جو رضاکار چھٹی پر گئے ہوئے تھے - انہیں واپس بلا لیا -

الہ آباد ۱۳ اگست - آج اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا کہ میں نے بے شک ایک سرکلر جاری کیا ہے - لیکن اس کا مقصد اشتراکیوں کے خلاف کارروائی کرنا نہیں - بلکہ ان لوگوں کو انتباہ ہے جو مزدوروں کو ہڑتالوں پر آمادہ کرتے اور اس طرح فساد برپا کرتے ہیں -

کلکتہ ۱۳ اگست - بنگال کے مشہور اخبار ہندوستان ٹائمز سے بنگال گورنمنٹ نے ایک قابل اعتراض مضمون کی بنا پر تین ہزار کی ضمانت طلب کی تھی - جو اس نے داخل کر دی ہے - پریس سے بھی اتنی ہی ضمانت مانگی گئی تھی - مگر اب وہ حکم واپس لے لیا گیا ہے -

شملہ ۱۳ اگست مقامی میونسپلٹی نے شملہ کو ایک خوبصورت اور مقبول عام صحت گاہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کے لئے ایک سب کمیٹی بھی مقرر کر دی ہے -

ہوشیارپور ۱۳ اگست پنجاب گورنمنٹ نے موتی پریس سے پانچ صد روپیہ نقد ضمانت طلب کی ہے - اور حکم دیا ہے - کہ دس روز کے اندر اندر اسے داخل کرے کیونکہ اس نے کسان مورچہ کے متعلق ایک اشتہار شائع کیا تھا -

سمرنا ۱۳ اگست - آج پانصد یہودی پناہ گزینوں کو لے کر ایک جہاز یہاں پہنچا - لیکن ترکی حکومت نے اسے بندرگاہ پر لنگر انداز نہیں ہونے دیا اور حکم دیا - کہ اسے فوراً آگے لے جایا جائے - جہاز جب چلنے لگا - تو یہودیوں نے مزاحمت کی - اور کپتان کو دھمکی دی - بس پر ترکی فوج کا ایک دستہ اس کی حفاظت کے لئے متعین کیا گیا -

کلکتہ ۱۳ اگست - مسٹر بوس نے آج ایک بہت بڑے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ کانگرس کے موجودہ لیڈر دراصل جمہوریت کے خلاف ہیں - اور سوراج نہیں چاہتے - اور میرا مقصد یہ ہے - کہ میں اسے مزدوروں اور کسانوں کے ہاتھوں میں محفوظ کر دوں -

برلن ۱۳ اگست - نازی پریس برطانیہ کے خلاف شدید پروپیگنڈا کر رہا ہے - ایک اخبار نے لکھا ہے - کہ برطانیہ تو یوں کو خوراک بہم پہنچانے کے لئے پولینڈ کو خریدنا چاہتا ہے - اور اسی طرح روس کو بھی شیشہ میں اتارنا چاہتا ہے - وہ خود اسی صورت میں آگے آئے گا - جب غیر ملکی سپاہی میسر نہ آئیں گے - وہ خود ثالث کی پوزیشن اختیار کرنے کے شوق میں مختلف قوموں کو باہم لڑانا چاہتا ہے -

ماسکو ۱۳ اگست - مردم شماری کی تازہ ترین رپورٹ سے پایا جاتا ہے - کہ روس کی کل آبادی کا ۳۲ فی صدی شہروں میں آباد ہے حالانکہ ۱۹۲۶ء میں ۱۷ فی صدی تھا - ماسکو کی آبادی دگنی سے بھی زیادہ ہو گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ صنعتی طور پر روس بہت ترقی کر رہا ہے -

لکھنؤ ۱۳ اگست - شیعہ سنی نمائندوں نے مسلم لیگ سے استدعا کی تھی - کہ مسٹر جناح اس جھگڑا کو نپٹا دیں آج یو-پی مسلم لیگ کی کونسل نے فیصلہ کیا ہے - کہ لیگ اس جھگڑے میں دخل نہ دے -

شملہ ۱۳ اگست حکومت ہند نے "نیوز فرام جرمنی" نامی رسالہ کا داخلہ ہندوستان میں ممنوع قرار دیدیا ہے یہ جرمنی سے شائع ہوتا ہے - جس میں برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈا کیا جاتا ہے - نیز حکم دیا ہے - کہ حبیب الرحمن آف برلن کی طرف سے شائع شدہ کوئی خبر یا تحریر ہندوستان میں داخل نہیں ہو سکتی

جڑانوالہ ۱۳ اگست گھی -/۱۰/۳۸ گندم وڈہ -/۱/۲ نمبر ۵۹۱ -/۶/۴/۲ نخود ۱۵/۲ لائل پور میں گھی -/۱۲/۳۸ اور گندم ۹/۱/۲ ہے - مردان میں گندم ۱۳/۲ اور مکی -/۸/۲ ہے -

سنجارسٹ ۱۳ اگست - سرحد کے بارہ میں رومانیہ اور بلغاریہ کے مابین اور ہنگری اور رومانیہ کے مابین جھگڑے کا فیصلہ ہو گیا -

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah